سوال

(326) مسجد میں داخل ہونے والا بلند آواز سے سلام کہہ سکتا ہے ؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

مسجد میں جب نمازی نماز پڑھ رہے ہوں تو کیا ہم بلند آواز سے ''السلام علیکم ' کہہ سکتے ہیں ؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

بحالتِ نماز بآواز بلند سلام کہا جاسکتا ہے لیکن اس کا جواب انگلی یا ہاتھ کے اشارہ سے ہونا چاہیے ۔ چنانچہ ترمذی میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی حدیث میں ہے :

'قَالَ : قُلتُ لِبِلَالٍ کَیفَ کَانَ النَّبِیُّ ﷺ یَرُدُّ عَلَیهِم حِینَ کَانُوا یُسَلِّمُونَ عَلَیهِ وَہُوَفِی الصَّلَاۃِ ؟ قَالَ : کَانَ یُشِیرُ بِیَدِہٖ 'سنن الترمذی، بَابُ مَا جَاء فِی الاِشَارَۃِ فِی الصَّلَاۃِ، رقم: ۳۶۸

''ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا : میں نے بلال رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا، کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نمازلوگوں کے سلام کا جواب کس طرح دیتے تھے ؟ کہا : ہاتھ کے اشارے سے ؟''

صاحب ''مرعاۃ المفاتیح'' فرماتے ہیں :

'وَالحَدِیثُ فِیهِ دَلِیلٌ عَلٰی جَوَازِ رَدِّ السَّلَامِ فِی الصَّلٰوۃِ بِالاِشَارَۃِ وَہُوَ مَذہَبُ الجُمہُورِ : وَاختَلَفَ الحَنَفِیَّۃُ، فَمِنہُم مَن کَرِہَہٗ، وَمِنہُم الطَّحَاوِیُ، وَمِنہُم مَن قَالَ : لَا بَأسَ بِهِ '

''اس حدیث میں اس امر کی دلیل ہے، کہ نماز میں سلام کا جواب اشارے سے ہونا چاہیے ۔ جمہور کا مسلک یہی ہے ۔ البتہ حنفیہ کا اس میں آپس میں اختلاف ہے ۔ بعض نے مکروہ کہا اوران میں الطحاوی ہیں، جب کہ بعض نے کہا ہے، کہ اس میں کوئی حرج نہیں ۔''

بلاشبہ دلائل کے اعتبار سے راجح اس کا جواز ہی ہے ۔ مسئلہ ہذا پر سیر حاصل بحث کے لیے ملاحظہ ہو! ''المرعاۃ'' (۲/ ۱۲)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

کتاب الصلوٰۃ : صفحہ :309

محدث فتویٰ